مسئلہ توحید

توحید کے معیار کے بارے میں مختصر مگر جامع تحریر

مصنف

(حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ)

حضرت مولوی غلام رسولؒ عالمپوری اکیڈمی (رجسٹرڈ)

بانی وصدر: صاحبزادہ مسعود احمد

پوسٹ بکس نمبر: 612 جی پی او۔ فیصل آباد۔ پاکستان

مسئلہ توحید

مولوی غلام رسولؒ عالمپوری

بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم کرنا چاہیے کہ اصحاب شوق و وجدان و ارباب معرفت وایقان نے بکشف صریح معلوم کیا ہے کہ حقیقۃ الحقائق وجود مطلق اور ہستی صرف ہے اور عرفا ہندی اس سے تعبیر ہستی ہی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو چیز کہ اس پر اطلاق موجود ہونے کا کیا جاتا ہے خواہ حال میں، خواہ استقبال میں، خواہ ماضی میں ہستی سے خالی نہیں۔ کیونکہ جو شے گذر چکی ہے اس کو کہتے ہیں کہ وہ تھی اور جو حال میں ہے اس کو کہتے ہیں کہ ہے اور جو استقبال میں موجود ہونے والی ہے اس کو کہتے ہیں کہ ہوگی تو ہستی سے کوئی ذرہ ذرات سے خالی نہیں کیونکہ ذات حق سبحانہ کی وہ ہے جو اپنے ہونے میں دوسرے کی طرف ہرگز محتاج نہ ہو اور سوائے ہستی اور کوئی مفہوم ایسا نہیں کہ اپنے ہونے میں محتاج بغیر نہ ہو پس معلوم ہوا کہ ذات حق سبحانہ کی ہستی ہے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ مراتب تنزلات ہستی کے بے انت ہیں لیکن مراتب کلیہ بمذہب شیخ اکبر اور اس کے تابعداروں کے سات ہیں ان سات میں سے تین مراتب قدم اور وجوب کے ہیں تین مراتب حدوث وامکان کے اور ایک جامع کل کا ہے اول مرتبہ کو مراتب قدم سے احدیت کہتے ہیں اور وہ عبارت ہے ذات صرف سے بدوں اعتبار کرنے کسی اعتبار کے ساتھ اس کے کیا عبارات وجوبی مانند خالق ہونے کے اور قادر ہونے کے اور کیا اعتبارات امکانی مانند مخلوق ہونے اور عاجز ہونے کے کیونکہ یہ سب اعتبارات

بسبب غلبہ نور احدیت کے اس مرتبہ میں ملحوظ نہیں ہو سکتے نہ یہ کہ اصلاً ثابت نہیں کیونکہ اگر ذات میں نہ ہوتے۔ مراتب میں کہاں سے آتے اگر ذات اعتبارات اطلاق اپنی کے کسی اعتبار سے موصوف اور مقید ہوتے۔تو جس اعتبار وجوب اور امکان سے مقید ہوتے دوسرے میں ظاہر نہ ہو سکتے کیونکہ جب ذات کسی اعتبار سے مقید ہو تو دوسرے میں ظاہر نہیں ہو سکتی اور حضرت ذات اس اعتبار سے ہر علم وجوبی اور امکانی سے باہر ہے اور عقل، وہم اور خیال اسے پا نہیں سکتے جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہے لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَار یعنی نہیں پا سکتی اس کو کوئی آنکھ ظاہری ورنہ مُدرِک کا ہر ادراک اس کے ساتھ متعلق ہے اور سب چیز کے جاننے میں وہی جانا جاتا ہے بلکہ ہر چیز کے جاننے میں اوّل وہی جانا جاتا ہے اور اللہ کی ذات میں تفکر اس لئے ممنوع ہے کہ تضیع اوقات نہ ہو کیونکہ غیر ممکن الحصول میں سعی کچھ فائدہ نہیں رکھتی اور دوسرے مرتبہ کو وحدت کہتے ہیں اور وہ عبارت ہے جاننے حق سبحانہٗ کے سے اپنے آپ کو باعتبار تعین جامع سب تعینات کے وہ قابلیت محض ہے جو جامع سب قابلیات کے ہے۔اور برزخ ہے احدیت اور واحدیت میں کیونکہ احدیت عبارت ہے ذات سے معہ انتفاء جمیع اعتبارات اور واحدیت عبارت ہے ذات سے معہ اتصاف سب اعتبارات کے اور قابلیت اتصاف کے بے شک اتصاف ذات اور نفس ذات میں واسطہ ہے اور درمیان دونوں کے ہے اور اس برزخ میں ظہور سب اسماء وصفات کا بطرز اجمال و ابہام کا ہے بغیر امتیاز بعضی کے بعض سے اور تیسرا مرتبہ واحدیت ہے اور وہ عبارت ہے ذات سے باعتبار موصوف ہونے اس کے کے سب اعتباروں سے بطرز تفصیل اور جاننے ہر ایک کے سے ممتاز اور مفصل ایک دوسرے سے اور اعتبارات اس مرتبہ

کے بعضے ان میں سے وہ ہیں کہ موصوف ہونا ذات کا ان سے باعتبار مرتبہ جمیع کے ہے خواہ تحقیق ان کا مشروط ہو۔ بہ تحقیق بعضے حقائق کونیہ مثل خالقیت ورازقیت اور خواہ مشروط نہ ہو۔ مثل حیات وارادہ وغیرہ ذٰلِکَ اور یہ اسماء وصفات ربوبیہ ہیں اوران کو باعتبار محض حصول علمی کے قطع نظران کے تاثیر سے موجودات خارجیہ میں حقائق الٰہیہ کہتے ہیں اور اتصاف ظاہر وجود کا ان سے موجب تعدد وجودی کا نہیں اور بعضے وہ ہیں کہ موصوف ہونا ذات کا ان سے باعتبار مرتبہ فرق کے ہے جیسا کہ اوصاف اور خواص مانند ناطق اور ضاحک اور جاہل اس میں تعدد وجودی رکھتے ہیں اور ان کو باعتبار حصول علمی کے حقائق کونیہ کہتے ہیں اور قسم اول پھر دو قسم ہے۔ قسم اوّل اجمال جو موجب تاثیر ہے اور یہ بھی دو قسم ہے اول جامع سب تعینات فعلیہ بوجہ اجمال جو مسمّٰی ہے ساتھ الوہیت کے اور نوع دوسرا تفصیل اس کی وہ اسماء وحدت ہیں اور قسم دوسری اسماء متاثرہ ہیں اور اس کو حقیقۃ کونیہ کہتے ہیں اور اس کی صورت علمیہ کو عین مطلق محمدی کہتے ہیں۔ جو مظہر کامل مرتبہ الوہیہ کا ہے اور قسم دوسری تفصیل اعتبارات متاثرہ کے ہے اور صورت علمیہ اس کی کو اعیان ثابت کہتے ہیں اور ان کے آثار واحکام کے ظہور کو ظاہر وجود میں عالم بولتے ہیں اور ان تینوں مراتب کو مراتب داخلیہ حق سبحانہٗ کے کہتے ہیں اور جو تین مراتب کہ حدوث کے ہیں۔ وہ ظہور احکام و آثار اعیان ثابتہ کا ہے کہ حقائق اشیاء ہیں اور باطن وجود بیچ ظاہر وجود کے جو وجود مطلق ہے تو پہلا ان سے مرتبہ ارواح کا ہے اور وہ ظہور حضرت وجود کا ہے بآثار واحکام روحیہ اور وہ جواہر لطیفہ ہیں جو قابل تصویر اور ترکیب اور تبعیض کے نہیں اور یہ مرتبہ شامل ہے عقول اور ملائکہ، ارواح ناطقہ اور ارواح منطقہ سے جو قوائے کے ہیں اور اصل اس عالم کا قلم اعلیٰ ہے جو روح محمدی

ہے دوسرا مرتبہ عالم مثال کا ہے وہ ظہور حق سبحانہٗ کا ہے بآثار و احکام مثالیہ اور اس عالم میں ارواح بطور لطیفہ ظاہر ہوئی ہیں جو قابل تجزی اور تبعیض کے نہیں اور اس مرتبہ کو عالم خیال بھی کہتے ہیں اور یہ برزخ ہے مطلق اور منفصل بھی کہتے ہیں اور مقید اور متصل بھی کہتے ہیں۔ پس جو صورتیں اس عالم کی خیال انسانی میں جلوہ کریں اور ظہور ان کا مخصوص بجنبہ انسانیہ ہو وہ عالم مثال مطلق ہے اور تیسرا مرتبہ اجسام کا ہے اور وہ ظہور حضرۃ وجود کا ہے بآثار و احکام اعیان جسمیہ جو جواہر کشفیہ عناصر مرکبات عبارت اس سے ہے اور یہ مرتبہ منقسم ہے تین قسم پر جسم حیوانی اور نباتاتی اور کانی چوتھا مرتبہ انسان کا ہے اور وہ ظہور حضرۃ وجود کا ہے بآثار و احکام عین مطلقہ انسانیہ کی پس حضرت انسان آخر ظہور کا ہے اور جامع تمام مراتب کا ہے بعد ظہور کے اور مظہر سب کا ہے پیچھے اس کے مرتبہ ظہور کا نہیں کیونکہ جب کوئی چیز اپنے کمال کو پہنچے اپنی حد کی طرف رجوع کرتی ہے اور جیسا کہ انسان قدم میں مرتبہ ذات کے پیچھے ہے مراتب حدوث میں ظہور مرتبہ ذات کا بعد اس کے ہے۔ پس سالک کو چاہیے کہ ان سب مراتب کو خود سمجھ کر اعتقاد کرے کہ باعتبار حقیقۃ کے سوائے ایک ذات کے نہیں اور غیریت محض وہمی اعتباری ہے اور باعتبار ظہور اسے حقیقۃ کے تعینات میں غیریت باعتبار تعینات کے نفس الامری ہے وہم صرف نہیں اور حفظ مراتب کو ہاتھ سے نہ دے مراتب حدوث اور امکان میں عابدیت اور ساجدیت اور نقصان اور متناہی کو ملاحظہ کرے اور مراتب وجوب میں معبودیت اور مسجودیت اور کمال کو لازم جانے اور یقین کرے کہ ہر چند بکمال حقیقی پہونچے اور متصف بصفات حقانی ہو بندہ خدا نہیں ہو جاتا اور مرتبہ الوہیت و ربوبیت نہیں پہونچتا اور حق سبحانہ اگرچہ ظہور آخر میں جو انسان ہے ظاہر ہو بندہ نہیں ہو جاتا

بعبودیت ونقصان نہیں پہونچتا کیوں کہ ہر دو مرتبے وجود مطلق کے ہیں بدل جانا ایک مرتبہ کا دوسرے مرتبے سے محال ہے اور چاہیے کہ مرتبہ بطون وظہور کو ہاتھ سے نہ دے اور ہر چیز کو عین حق سبحانہ کا یقین کرے اور غیریت اور دوئی کو ان سے اٹھا دے کہ توجہ بھی اٹھ جائے تاغیب ہستی حقیقی کا ظہور میں آجائے اور شعور بے شعوری بھی رہے اور حفظ احکام شرعی لازم جاننا چاہیے جب تک یہ تعین انسانی باقی ہے لازمہ اس کا تکلیف شرعی ہے اور مدار تکلیف کا عقل پر ہے اگر عالم ہستی میں عقل درمیان نہ رہے تو معاف اور معذور ہے۔ پس سالک کو چاہیے کہ ہر دوضد کو جو عنیت اور غیریت ہے اپنے اپنے مرتبہ میں رکھے اور دریائے وحدت میں ایسا مستغرق ہو کہ میں اور تو سے اثر نہ رہے اِذَا تَمَّ الْفَقْرَ فَهُوَ اللّٰهُ جاننا چاہیے کہ حضرت نبوت رسالت پناہ اصل سب مراتب ظہور کا ہے اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ والْخَلَقُ كُلُّهُمْ مِنْ نُوْرِیْ ۔حقیقت اس جناب کی کہ وحدت ہے اور واحدیت مظہر وحدت کا ہے اور روح مطہر اس جناب کا عالم ظہور میں مظہر احدیت کا ہے اور قلب صافی اس جناب کا مظہر وحدت کا ہے اور جسم شریف مظہر واحدیت کا اور یہ تین مراتب داخلی حضرت رسالت کے ہیں عالم ارواح مظہر روح اطہر اس کے کا ہے عالم مثال مظہر قلب اقدس اس کے کا ہے اور عالم اجسام مظہر جسم شریف اس کے کا۔

پس سالک کو چاہیے کہ ملاحظہ امر اور مراقبہ وحدت کا بواسطہ مرشد کامل تحقیق کر کے اس سے مشغول ہو خواہ ملاحظہ سریان ہستی مطلق سب میں کرے اور خواہ مشاہدہ ظہور حقیقۃ محمدی ﷺ کا سب میں کرے۔

انا احمد بلا میم اشارہ اس سے ہے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْئٍ عَلِيْمًا اب جاننا چاہئے کہ حضرت وجود باعتبار اطلاق

ذاتی اپنے کے سب نعوت اور صفات سے مبرا ہے اور تمام قیود اور اعتبارات سے معرا نہیں کہا جاتا کہ واجب ہے یا ممکن جوہر ہے یا عرض مطلق بھی نہیں کہا جاتا اور اتصاف اس کا سب صفات سے بسبب ظہور اس کے کے ہے مراتب میں۔ پس مراتب وجوب میں موصوف بصفات وجوبی ہے مانند تخلیق وترزیق

اور قدم اور مراتب امکانی میں موصوف بصفات امکانی مانند سونے، بیٹھنے اور ہنسنے کے جیسا کہتے ہیں کہ حضرت قطب الموا حدین زین الدین نے جناب رسول کریم صلعم کو پوچھا کہ یارسول اللہ جو کہ آپ نے قول عربی میں فرمایا ہے۔

اَلوُجوُدُ فِی الْقَدِیمِ قَدِیمٌ وَ فِی الْحَادِثِ حَادِثٌ

یعنی حضرت وجود مراتب حدوث میں موصوف بصفات حدوث ہے کیا یہ ٹھیک ہے؟ فرمایا کہ بات وہی ہے کہ کہی گئی پس مراتب ذات بحت میں اطلاق اسم احدیت کا اور اثبات صفت تنزہ وتقدس کا بھی بعجز امکان اور تنگی عبارت سے ہے ورنہ حقیقت میں معدود مراتب سے نہیں اور ہونا اس کا مراتب میں بسبب ظہور یقین اول کے ہے جو برزخ کبریٰ ہے اور واسطہ ظہور احدیت اور واحدیت کا منشا ہے پس معلوم ہوا کہ وحدت ہی احدیہ ہے کہ بسبب عروض ظہور صفات، کے بر سبیل اجمال اور کلیت متعین ہوا ہے اور وحدیت وہی وحدت ہے جو بلحوق صفت تفصّل اور امتیاز صفات وجوبیت آپس میں ہے حقائق الٰہیہ میں ہیں اور تمیز اور انفراد صفات کونیہ کے آپس میں سے جو حقیقت کونیہ ہیں متعین ہوا ہے اور جب اعیان ثابت کہ حقائق اشیاء میں مظاہر حقائق الٰہیہ کے ہیں اور پیدا ہوئے ہیں ان سے صفات وجوبیت کو فاعل اور صفات کونیہ کو منفعل پڑھتے ہیں اور فی الحقیقت وہی وجود مطلق ہے کہ بوصف فعل وانفعال ظاہر ہوا ہے اور اس مرتبہ میں حضرت

امکان نے جو حقائق اشیاء کے ہیں مرتبہ علم میں تعین پایا اور تفصیل اچھی سے ہر ایک عین دوسرے سے ممتاز و منفرد ہوا جیسا کہ اعیان روحیہ اور مثالیہ اور جسمیہ اور فلکیہ اور عنصریہ اور مرکبیہ اِلٰی ماشاء اللہ اور جب چاہا کہ اظہار ان کا وجود شہادی میں کرے اور صور علمیہ کو جو بوجود خارجی کے ان کے مشام میں پہنچے نہیں اور نہ پونچے گے اور علم الٰہی میں جیسے کہ تھے ویسے ہی باطن اور پوشیدہ ہیں۔ظاہر و باہر کرے جو عقول اور خیال اور حس سے مدرک اور متخیل اور محسوس ہوں آپ ہی لباس ان صورتوں کا بھر کر ارواح اور مثال اور اجسام میں تجلّی کیے ہے کیونکہ وجود غیر کا ممتنع اور محال ہے آپ ہی کہا ہے کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَهٗ شَیْئًا یعنی تھا حق سبحانہ اور نہ تھی ساتھ اس کے کوئی اور چیز موجود اور یہ بھی کہا ہے اَلْآنَ کَمَا کَانَ یعنی اب بھی ویسا ہی ہے جیسا تھا۔اوپر اُسی وحدت صرف اپنے کے اور واحدیت وہی وحدت ہے پس اگر وجود اشیاء کا غیر اس کا ہوتا تو اَلْآنَ کَمَا کَانَ کس طور درست ہوتا بلکہ بیچ وقت ظہور مخلوقات کے بھی اوپر اسی وحدت کے ہے کیونکہ ساتھ اس کے غیر اس کا موجود نہ ہوا ہے پس محقق ہوا ہے کہ ساتھ اس کے غیر اس کا جلوہ گر نہیں وہی ہے کہ بعد ظاہر ہونے کے بہ لباس صفات روحیہ مسمّٰی بہ روح ہے اور پہنچی لباس پھرنے کے مبعوث مثالیہ موسوم بمثال اور بعد متعین ہونے کے بقیود جسمیہ مشہور بجسم پس موجود نہیں مگر ذات واحد اور ہر اطلاق واحد اور ہر اطلاق وجود کا اعیان پر از روئے مجاز ہے کیونکہ ظہور آثار و احکام ان کے کا آئینہ وجود وجود ہی میں مقتضی اطلاق وجود اور ہستی عارضی ان پر ہوا ہے اور نظیر اس کی یہ ہے کہ ایک شخص چاہتا ہے کہ ایک گھر بنائے پہلے اپنے خیال میں صورت اس کی بہ تفصیل تمام متعین اور مقرر کرتا ہے ایسی وجہ ہے کہ کچھ نقصان اس میں نہیں بعد اس کے اس

صورت خیالیہ اپنی کو چاہا کہ خارج میں ظاہر کرے اور ظہور ان صورتوں خیالیہ کا ساتھ ذات اپنی کے محال ہے کیونکہ انتقال نہیں کر سکتے ناچار اینٹیں اور لکڑی کو بہ لوازم ان کے موافق اس صورت متخیلہ کے ترتیب دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ وہی گھر ہے کہ میں چاہتا تھا کہ اسے بنا کروں اور صورت متخیلہ اسی طور پر ساتھ ذہن اس کے قائم ہے اور خارج میں ہرگز ظاہر نہ ہوئی لیکن اس صورت میں غیر حقیقی ہے کہ بصورت گھر کے ظاہر ہوا ہے اور جس حقیقت کا میں نے اسے نظیر کیا ہے غیر محال ہے وہی حضرت موجود بذات خود رنگارنگ لباس پہن کر ظاہر ہوا ہے وہی اوّل ہے باعتبار علم کے اور آخر ہے باعتبار ظہور کے اور خارج اول باعتبار علم اطلاق کے اور آخر ہے باعتبار تقید کے اور وہ محسوس ہے اور خلق معقول ہے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُاللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ سُبحَان رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْن والحمد لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبَّنَا اَرِنَا حَقَائِقِ الْاَشْیَاءِ کَمَا ھِیَ وَلَا تَشْغَلْنَا بِالْمَلَاھِیِ۔

بہ تمام شد بتاریخ ۱۷ ذیقعد ۱۲۹۵ھ۔